مسلمان کو مشرک کہنا اور موقع ملنے پر ان کو قتل کرنا

مفتی ظہور احمد جلالی

اپنے ہی ہتھیار سے اپنے مذہب کا خون

کلمہ طیبہ کے خلاف نئے فتنے کی کہانی

رئیس التحریر علامہ ارشد القادری

وہابیوں کے تضادات

میثم عباس رضوی

دیوبندیت کی قادیانیت نوازی

دیوبندی اکابر کی تضاد بیانی کے ثبوت

از ـــــــ مولانا کاشف اقبال مدنی

تحقیق وما اھل بہ لغیر اللہ

ابو الحسن محمد خرم رضا قادری ــــ لاہور

مولانا سعید احمد قادری سابق دیوبندی کا اعلانِ حق

کتابی سلسلہ

عقائد اہل سنت کا پاسبان

سہ ماہی مجلہ کلمۂ حق لاہور

بفیضان نظر

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین وملت

مولانا الشاہ امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ

مدیر اعلیٰ

محب الرضا

نائب مدیر

مولانا محمد یوسف رضوی

مجلس مشاورت

مولانا محمد حنیف قریشی | مولانا کاشف اقبال مدنی

مولانا غلام مرتضیٰ ساقی | مولانا پروفیسر محمد انوار حنفی

مولانا نسیم احمد صدیقی نوری | مولانا مفتی محمد جمیل رضوی

ڈاکٹر عمر فاروق

زر تعاون بذریعہ ڈاک سالانہ -/150 روپے

ایڈریس

جامع مسجد مدینہ غوثیہ

لوئر اسلامیہ پارک اسلم خاں روڈ، لاہور

0313 4905969

آئینہ

(ادارہ کا کسی مضمون نگار سے مکمل اتفاق ضروری نہیں)

دیوبندیت کی قادیانیت نوازی

مولانا کاشف اقبال مدنی

آج دیوبندی ردقادیانیت کے ٹھیکدار بنے ہوئے ہیں جو کہ صریح ان کی دھوکہ دہی ہے۔اس لیے کہ اکابر دیوبند نے قادیانیت نوازی کا پورا پورا ثبوت دیا ہے۔اب ہم اس کو دلائل سے ثابت کریں گے۔انشاءاللہ تعالٰی۔

<u>مرزا قادیانی نے حضرت عیسٰیؑ واہل بیت کی جو توہین کی ہے اس کی تاویل کر لو اور اس کو برا نہ کہو۔ اشرف تھانوی</u>

سوال:اور ایک امر یہ ہے کہ مرزا نے حضرت مسیح اور حضرت علی کے اوپر طعن وتشنیع بہت کی ہے اور آخر میں یہ فقرہ لکھ دیا ہے کہ میں نے تو اپنے عیسٰیؑ کو جو نبی تھے یا حضرت علی وحسینؓ کو جو ہمارے ہیں نہیں کہا ہے۔۔۔۔۔۔یہ کہاں تک صحیح ہے؟

جواب: گو مناظرین کی ایسی عادت ہے مگر قرآن مجید کی ایک آیت دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ امر قبیح ہے وہ آیت ہے یہ لقد سمع اللہ قول الذین قالو ان اللہ فقیر و نحن اغنیاء۔۔۔۔اگر کسی نے ایسا کہا ہے اس کی تاویل کریں گے کہ مقصود الزام ہے۔(بوادر النوادر ص ۴۴۳)

<u>مرزا قادیانی کے کفر پر مطلع ہو کر بھی اسے سچا ماننے والے دیانۃً مسلمان ہی ہیں</u>

ایک مولوی صاحب نے قادیانی فرقہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت والا سے (اشرف علی تھانوی سے) عرض کیا کہ بعض مسلمان بھی قادیانی کو کافر نہیں سمجھتے۔اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے۔فرمایا نہ سمجھنے کی دو صورتیں ہیں۔ایک تو یہ کہ وہ یہ کہیں کہ اُن کے یہ عقائد ہی نہیں۔جن کی بنیاد پر ان کو کافر کہا جاتا ہے۔اور ایک یہ کہ یہ عقائد ہیں مگر پھر بھی وہ کافر نہیں۔تو اب سمجھنے والا شخص بھی کافر ہے جو کفر کو کفر نہ کہے۔مگر احکام قضا میں کافر ہے۔باقی احکام دیانت میں خدا کو معلوم ہے شاید اس کے ذہن میں کوئی وجہ بعید ہو۔(افاضات الیومیہ ج۹ص ۲۹)

جو مرزا قادیانی کے کفر پر مطلع ہو کر بھی بوجہ تاویل اس کو کافر نہ کہے اس میں کچھ حرج نہیں اور وہ کافر نہیں

سوال: مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت اور مہدیت سے واقف ہو کر بھی اگر کوئی شخص مرزا کو مسلمان سمجھتا ہے۔تو کیا وہ شخص مومن کہلا سکتا ہے۔

جواب: مرزا قادیانی کے عقائد و خیالات باطلہ اس حد تک پہنچے ہوئے ہیں کہ اب سے واقف ہو کر کوئی مسلمان مرزا کو مسلمان نہیں سکتا۔البتہ جسکو علم اس کے عقائد باطلہ کا نہ ہو یا تاویل کرے وہ کافر نہ کہے تو ممکن ہے بہر حال بعد علم عقائد باطلہ مرزا مذکور کا فر کہنا اس کا ضروری ہے۔اُس کو اور اُس کے اتباع کو جن کا عقیدہ مثل اس کے ہو مسلمان نہ کہا جاوے۔وہ مسلمان نہ تھا۔جیسا کہ اس کی کتب سے ظاہر ہے۔باقی یہ کہ جو شخص بہ سبب کسی شبہ تاویل کے کافر نہ کہے اس کو بھی کافر نہ کہا جاوے کہ موقع تاویل میں احتیاط عدم تکفیر میں ہے۔(فتویٰ مفتی عزیز الرحمٰن دیوبندی) (فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد ا ص ۷۵)

تھانوی کو مرزا قادیانی کے کفر کی تحقیق نہ ہوئی تھی

اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ

خاص مرزا (قادیانی) کی نسبت مجھ کو پوری تحقیق نہیں۔کہ کوئی وجہ قطعی کفر کی ہے یا نہیں (امداد الفتاویٰ ج ۵ ص ۳۸۶)

اگر دیو بندی اس کو اولیت پر محمول کریں تو فتویٰ پر تاریخ ۱۳ ذیقعدہ ۱۳۲۵ سے اتنا بہر حال ثابت ہے کہ مرزا قادیانی پر کفر کا فتویٰ سب سے پہلے علماء اہل سنت نے دیا اور یہ دیو بندی اس کے اس وقت موافق و حامی تھے۔پھر اس مذکور فتویٰ بالا کے دس سال بعد تھانوی کو کسی معتقد نے خط لکھا تو اس نے شکایت کی کہ اس وقت جناب کا اور حضرات دیو بند کا بہت اثر ہے۔اگر حضرات کی خاص توجہ اس طرف ہوئی تو لوگوں پر (ردقادیانیت کے سلسلے میں) زیادہ اثر ہوتا۔اور لوگوں کو یہ خیال ہوتا کہ واقعی یہ فتنہ ہے اس سے بچنا ضروری ہے۔اس کے جواب میں تھانوی صاحب نے رد

قادیانیت کو فرض کفایہ کہہ کر جان چھڑائی۔ (امداد الفتاوی ج ۲ ص ۸۷ طبع دیو بند)

قادیانیوں سے نکاح جائز ہے

سوال: منا کحت باہم ایسے مرد وعورت کی کہ ایک اُن میں سے سنی حنفی اور دوسرا مرزا غلام احمد قادیانی کا معتقد اور متبع ہو۔ اور اُن کے جملہ دعاوی اور الہامات کی تصدیق کرتا ہو جائز ہے یا نہیں اور اگر یہ دونوں یا ایک ان میں سے نابالغ ہو تو بولایت والدین جو ایسے ہی مختلف العقیدہ ہوں کیا حکم ہے۔ اُمید ہے کہ تشریح وبسط سے جواب مدلل مرحمت ہو۔ (بینوا توجزوا)

مولوی اشرف علی تھانوی نے اس کا یہ جواب تحریر کیا۔

الجواب: مرزا کے بعض اقوال حد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں مگر یہ ممکن ہے کہ اس کا کوئی معتقد خاص اس قول کی خبر نہ رکھتا ہو اس لئے مرزا کا معتقد ہے اگر یہ مرزائی خواہ مرد ہو یا عورت بالخصوص اس قول کفری کا بھی معتقد ہو۔ تو اس کا نکاح مسلمان مرد یا عورت سے نہیں ہوسکتا۔ لیکن اگر یہ مرزائی بالغ ہے تو خود اس کا عقیدہ دیکھا جاوے گا۔ اور اگر نابالغ ہے تو اس کے ماں باپ کا عقیدہ دیکھا جاوے گا۔ یعنی اگر ماں باپ دونوں مرزائی ہونگے۔ تو اس نابالغ کو مرزائی قرار دیں گے۔ اور اگر ایک بھی غیر مرزائی ہے تو اسکو غیر مرزائی خاص کسی ایسے امر موجب کفر کا معتقد نہیں تو مبتدع ہے۔ اور سنی حنفی کا دیانت میں کفو نہیں۔ پس اگر یہ عورت ہے۔ تو مرد سنی حنفی کا نکاح اس سے درست نہیں ہے اور اگر یہ مرد ہے اور عورت سنیہ حنفیہ ہے تو اگر یہ عورت بالغ ہے اور اس کی اجازت سے نکاح ہوا ہے تو نکاح ہو گیا اور اس طرح اگر نابالغ ہے۔ اور باپ دادا نے کر دیا تب بھی ہو گیا اور اگر باپ دادا کے سوا کسی اور نے کیا یا باپ دادا کچھ شفیق و خیر خواہ نہیں ہیں۔ تو سوال میں اسکی تصریح سے جواب دیا جائے گا۔ (امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۲۲۱-۲)

رشید احمد گنگوہی کا مرزا قادیانی کو مرد صالح قرار دینا

دیوبندی مولوی محمد لدھیانوی لکھتے ہیں کہ "جس روز قادیانی شہر لدھیانہ میں وارد ہوا تھا۔ راقم الحروف اعنی محمود مولوی عبداللہ صاحب مولوی اسماعیل صاحب نے براہین (احمدیہ) کو دیکھا۔ تو

اس میں کفریات کفریہ انبار در انبار پائے۔ اور لوگوں کو قبل از دو پہر اطلاع کر دی گئی کہ یہ شخص مجدد نہیں بلکہ زندیق اور ملحد ہے۔ مصرعہ برکس نہند نام زندگی کافور اور گردو نواح کے شہروں میں فتوے لکھ کر روانہ کئے گئے۔ کہ یہ شخص مرتد ہے اس کی کتاب کوئی شخص خرید نہ کرے۔ اس موقع پر اکثر نے تکفیر کی رائے کو تسلیم نہ کیا۔ (اکثر دیو بندی علماء مرزا قادیانی کی تکفیر کے حق میں نہ تھے)۔

بلکہ مولوی رشید صاحب احمد گنگوہی نے ہماری تحریر کی تردید میں ایک طومار لکھ کر ہمارے پاس روانہ کیا اور قادیانی کو مرد صالح قرار دیا۔ اور ایک نقل اس کی مولوی شاہ دین مولوی عبدالقادر اور اپنے مریدوں چنانچہ شاہ دین نے برسر بازار روبرو مریدان منشی احمد جان و متبعان قادیانی یہ کہہ کر مولوی رشید احمد صاحب نے مولوی صاحبان کی تردید میں یہ تحریر ارسال فرمائی ہے۔ پھر اس کے انگل پچو معنی کر کے زور وشور کیساتھ سنایا:

مولوی عبدالعزیز صاحب نے اس تحریر کی بروز جمعہ وعظ میں خوب دھجیاں اُڑائیں ایسے مرتد کو مرد صالح کیسے لکھ دیا۔ جناب باری میں دعا کر کے سو گئے۔ خواب میں معلوم ہوا کہ تیسری شب کا چاند بد شکل ہو کر لٹک پڑا۔ غیب سے آواز آئی۔ رشید احمد یہی ہے اس روز سے اکثر فتوے ان کے غلط مناقص ہے یکے بعد دیگرے چیز وجود آنے لگے۔" (یہ خواب مولوی عبداللہ صاحب کا ہے) (فتاویٰ قادریہ ص ۴-۳)

رشید احمد گنگوہی کا مرزا قادیانی کی تکفیر نہ کرنا۔

قارئین کرام! مولوی رشید احمد گنگو نے تاحیات مرزا قادیانی کی تکفیر نہ کی۔ حالانکہ گنگوہی کی زندگی میں ہی مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا۔ اور دیگر کفریات بکے۔ گنگوہی صاحب نے مرزا قادیانی کے رد میں کوئی کتاب بھی نہ لکھی۔ بلکہ فتاویٰ رشیدیہ میں ایک فتویٰ بھی اس کے رد یا اس کی تکفیر پر موجود نہیں ہے۔ زیادہ سے زیادہ گنگوہی نے تذکرۃ الرشید میں فقط گمراہی کا لکھا ہے۔ مرزا قادیانی کو گنگوہی سے بڑی عقیدت تھی۔ اور گنگوہی صاحب کے نزدیک بھی مرزا قادیانی بڑا اچھا کام کر رہا تھا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی عاشق الٰہی میرٹھی لکھتے ہیں کہ

مرزا غلام احمد قادیانی جس زمانہ میں براہین (احمدیہ) لکھ رہے تھے۔ اور اُن کے فضل و کمال کا اخبارات میں چرچا اور شہرہ تھا۔ حالانکہ اس وقت ان (مرزا قادیانی) کو حضرت (بزعم خود) امام ربانی

(رشید احمد گنگوہی) سے عقیدت بھی تھی۔اس طرف سے جانیوالوں سے دریافت کیا کرتے تھے کہ حضرت مولانا اچھی طرح ہیں؟ اور دہلی سے گنگوہ کتنے فاصلے پر ہے۔راستہ کیسا ہے۔غرض حاضری کا خیال بھی معلوم ہوتا تھا۔اُس زمانہ میں حضرت امام ربانی (بزعم خود گنگوہی) نے ایک مرتبہ یوں ارشاد فرمایا تھا۔کام تو یہ شخص اچھا کر رہا ہے۔مگر پیر کی ضرورت ہے الخ (تذکرۃ الرشید ج ۲ ص ۲۲۸)

مولانا گنگوہی شروع میں نرم تھے مرزا (قادیانی) کی طرف سے تاویلیں کرتے تھے۔(مجالس حکیم الامت ص ۶۷۹)

اشرف علی تھانوی مرزا قادیانی کی دہلیز پر

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''احکام اسلام عقل کی نظر میں'' میں مرزا قادیانی کی کتابوں کی عبارتوں کی عبارتیں اپنے نام سے شائع کی ہیں گویا تھانوی صاحب مرزا قادیانی کے فیض یافتہ ہیں یہ کتاب مولوی اشرف علی تھانوی کی زندگی میں ہی شائع ہوگئی تھی۔معلوم ہوا کہ مولوی اشرف علی تھانوی کے ان عبارتوں کے سرقہ کرنے سے جب دیوبندی حکیم الامت کی یہ حالت ہے۔تو باقی عوام الناس وعلماء دیوبند کا کیا حال ہوگا۔اس پر مزید تفصیلات جاننے کے شائقین ماہنامہ القول السدید میں شائع مضمون ''تھانوی قادیانی کی دہلیز پر'' کا مطالعہ فرمائیں،ہم نے دیوبندیوں کی قادیانیت نوازی پر دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔۳۰ جون ۱۹۷۴ کو جب قومی اسمبلی آف پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد پیش کی گئی۔تو دو دیوبندی علماء نے اس پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ایک مولوی غلام غوث ہزاروی اور دوسرے مولوی عبدالحکیم آف صوبہ سرحد۔

کوثر نیازی دیوبندی کے بقول احتشام الحق دیوبندی مرزائیوں کے نکاح پڑھواتے رہے۔(ہفت روزہ شہاب لاہور ۳۰،اپریل ۱۹۷۰/۲۱ مئی ۱۹۷۰)

قارئین کرام اس سے بڑھ کر دیوبندی اکابر کی قادیانیت نوازی کا کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔یہ تو صرف ان لوگوں نے اپنے اکابر کی ان کرتوتوں کو خفیہ راز میں رکھنے کے لیے عالمی مجلس تحفظ ختم

نبوت کا ڈرامہ رچایا ہے۔ وگرنہ قادیانیت اور دیوبندیت کا بقول ڈاکٹر علامہ محمد اقبال سرچشمہ ایک ہے (اقبال کے حضور ص ۶۲۱) مگر آج یہ لوگ اس فیلڈ کے ہیرو بنے پھرتے ہیں۔

نسلی مرزائی اہل کتاب اور اُن کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے

دیوبندی مذہب کے مفتی اعظم کفایت اللہ دہلوی کا ایک فتویٰ بمع سوال کے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

سوال: جو شخص احمدی فرقہ المعروف مرزائی فرقہ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ خواہ مرزا آنجہانی کو نبی مانتا ہو یا مجدد اور ولی وغیرہ اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام۔

جواب: اگر یہ شخص خود مرزائی عقیدہ اختیار کرنے والا ہے۔ یعنی اس کے ماں باپ مرزائی نہ تھے تو یہ مرتد ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست نہیں لیکن اگر اس کے ماں باپ یا ان میں سے کوئی ایک مرزائی تھا۔ تو یہ اہل کتاب کے حکم میں ہے اور اس کے ہاتھ کا ذبیحہ درست ہے (کفایت المفتی ج ۱ ص ۲۱۳ طبع کراچی)

دیوبندی علماء کا مرزا قادیانی کو مستجاب الدعوات سمجھ کر دعائیں کروانا

دیوبندی مولوی ابوالحسن ندوی لکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے اور دعوت کا بڑا غلغلہ تھا۔ پنجاب میں خاص طور پر مسلمانوں کی کم بستیاں اس چرچے اور تذکرہ سے خالی تھیں۔ ان کی کتابیں اور رسائل مسلمانوں میں پڑھے جاتے تھے۔ اور ان پر بحث و گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ حضرت (عبدالقادر رائے پوری) کے وطن کے قریب ہی بھیرہ ہے وہاں کے ایک عالم جو حضرت کے خاندانی بزرگوں کے شاگرد بھی تھے۔ حکیم نورالدین مرزا صاحب کے خاص معتقدین اور معاونین میں سے تھے اور اُن کی نصرت اور رفاقت کے لئے مستقل طور پر قادیان میں سکونت پذیر تھے۔ مرزا صاحب کے عنداللہ مقبول اور مستجاب الدعوات ہونے کا ان کے معتقدین اور حلقہ اثر میں عام چرچہ تھا۔ (حضرت عبدالقادر رائے پوری) نے مرزا صاحب کی تصنیفات میں کہیں پڑھا تھا کہ ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے۔ اجیب کل دعائک الافی شر کائک میں تمہاری تمام دعاؤں کو قبول کروں گا۔ سوا اُن دعاؤں کے جو تمہارے شرکت داروں کے بارے میں ہوں

حضرت (عبدالقادر رائے پوری) نے مرزا صاحب کو اسی الہام اور وعدہ کا حوالہ دے کر افضل گڑھ سے خط لکھا جس میں تحریر فرمایا کہ میری آپ سے کسی طرح کی بھی شرکت نہیں ہے۔ اس سے آپ میری ہدایت اور شرح صدر کے لیے دعا کریں۔ وہاں (قادیان) سے مولوی عبدالکریم کے ہاتھ کا لکھا جواب ملا کر تمہارا خط پہنچا تمہارے لئے خوب دعا کرائی گئی۔ تم کبھی کبھی اس کی یاددہانی کر دیا کرو۔ حضرت فرماتے تھے کہ اس زمانہ میں ایک پیسہ کا کارڈ تھا۔ میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ایک کارڈ دعا کی درخواست کا ڈال دیتا۔

(سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری ص ٦-٥٥ طبع کراچی)

قادیانی امام کی اقتداء میں دیوبندی علماء کی نمازیں

مولوی ابوالحسن ندوی نے مولوی عبدالقادر رائے پوری کے سفر قادیان میں لکھا ہے کہ حکیم (انور الدین قادیان) صاحب کی مجلس کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا میں دیکھتا تھا۔ کہ کچھ کچھ وقفہ کے بعد وہ بڑے درد سے لا الہ الا انت سبحنك انی کنت من الظلمین ٥ اس طرح پڑھتے تھے کہ دل کھنچتا تھا۔ مجھے خیال ہوا تھا۔ کہ ان کو ایسی رقت اور انابت ہوتی ہے۔ یہ کیسے ضلالت پر ہو سکتے ہیں مگر اس کیساتھ دل میں آتا تھا۔ کہ میں جس اللہ کے بندے کو دیکھ کر آیا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے۔ اور یقیناً ہے تو اس کو ضلالت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ اس سفر میں مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ (عبدالقادر رائے پوری) فرماتے تھے کہ میں ان کے امام کے پیچھے بھی نماز پڑھتا تھا۔ اور اپنی الگ بھی پڑھ لیتا تھا۔ (سوانح حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری ص ٦٢)

قادیانیوں کو تکفیر سے بچانے کے لیے تاویلات

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کے خلیفہ مجاز مولوی عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں کہ

میرا دل تو قادیانیوں کی طرف سے بھی ہمیشہ تاویل ہی تلاش کرتا رہتا ہے۔

(حکیم الامت ص ٢٥٩)

دریا آبادی کے اس نظریہ کو ابوالحسن ندوی خطائے اجتہادی کا نام دیتے ہیں

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۹۶ء ص ۸۴)

عبدالماجد دریا آبادی نے قادیانیوں کی تکفیر سے انکار پر اپنے رسالہ میں مضامین بھی شائع کیے دیکھئے ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ یکم مارچ ۱۲ اپریل، ۱۲ جولائی ۱۹۶۳ء۔ عبدالماجد دریا آبادی کے اس مضمون کا تذکر یوسف لدھیانوی کی کتاب آپکے مسائل کے ابتدائیے میں بھی موجود ہے۔

قادیانی امام کی اقتداء میں نماز

دیوبندیہ کے امام الہند ابوالکلام آزاد اپنے سفر قادیان کا حال بیان کرتے ہیں کہ

عشاء کی نماز مولوی عبدالکریم (قادیانی) کے پیچھے پڑھ کے ایک درخت کے نیچے لیٹ گیا اور صبح کو چار بجے اٹھا تو نماز کے چبوترے پر لوگوں کو نماز صبح کے لیے تیار پایا۔ اور اس سے طبیعت متاثر ہوئی۔ نماز کے بعد مرزا صاحب (قادیانی) باہر نکلے ۔۔۔ میری طرف متوجہ ہوئے اور میرے حالات پوچھتے رہے اور کہا کہ جب آپ آئے ہیں تو کم از کم چالیس دن تک ضرور رہیے۔ اس طرح آنے سے اور جلد چلے جانے سے تو کوئی فائدہ نہیں ہوسکتا۔۔۔۔۔ جمعہ کی نماز وہیں ایک میدان میں ہوئی میں گیا تو لوگوں نے مجھے پہلی صف میں جگہ دی۔ (آزاد کی کہانی ص ۴۔ ۲۱۳ طبع لاہور)

قادیانیوں کی سخت الفاظ میں تردید زیادتی ہے

دیوبندی مولوی عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں کہ

حکیم الامت تھانوی کی محفل خصوصی میں نماز چاشت کے وقت حاضری کی سعادت حاصل تھی ۔۔۔۔۔۔۔ ایک صاحب بڑے جوش سے بولے حضرت ان لوگوں (قادیانیوں) کا دین بھی کوئی دین ہے۔ نہ خدا کو مانیں نہ رسول کو حضرت (تھانوی) نے معا لہجہ بدل کر ارشاد فرمایا کہ یہ زیادتی ہے توحید میں ہمارا ان کا کوئی اختلاف نہیں اختلاف رسالت میں ہے اور اس کے بھی صرف ایک باب میں یعنی عقیدہ ختم رسالت میں بات کو بات کی جگہ پر رکھنا چاہیے جو شخص ایک جرم کا مجرم ہے یہ تو ضروری نہیں کہ دوسرے جرائم کا بھی ہو۔ (سچی باتیں ص ۲۱۳ طبع کراچی)

قادیانیوں کی اشاعت میں شرکت اہل اسلام کیساتھ دیو بندی مذہب کے امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد سے سوال ہوا کہ احمدی گروہ کی شرکت اشاعت اسلام میں مضر ہے یا نہیں۔

مولوی ابوالکلام آزاد اس کا جواب لکھتے ہیں کہ

اگر اشاعت اسلام کا کام ہر فرقہ اپنا فرض سمجھتا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہر فرقہ اس میں شریک نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔اس طرح تمام اہل قبلہ متحدہ ہو جائیں گویا ایک ہی خاندان کے فرزند اور ایک ہی شجر محبت اور اخوت کے برگ و بار ہیں۔ (ہفت روزہ الہلال کلکتہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۴ء ص ۶-۲۵)

عقیدہ حیات مسیح یہودی اور صابی من گھڑت کہانی ہے

دیو بندیہ کے امام مولوی عبید اللہ سندھی لکھتے ہیں کہ

جو حیات عیسیٰ لوگوں میں مشہور ہے۔ یہ یہودی کہانی نیز صابی من گھڑت کہانی ہے۔ مسلمانوں میں فتنہ عثمانی کے بعد بواسطہ انصار بنی ہاشم یہ بات پھیلی اور یہ صابی اور یہودی تھے۔ علی ابن ابی طالب کے مددگار تھے۔ ان میں حب علی نہیں تھا۔ بغض اسلام تھا۔ یہ بات اُن لوگوں میں پھیلی جن میں ھو الذی ارسل رسوله بالهدی کا مطلب نہیں سمجھا۔ اس بات کا حل اجتماعیت عامہ کی معرفت پر مبنی ہے۔ جو لوگ اس قسم کی روایات پیش کرتے ہیں۔ وہ علوم اجتماعت سے بہت دور ہیں۔ جب وہ اس آیت کا مطلب نہیں سمجھتے۔ تو وہ ان روایات کو قبول کر لیتے ہیں۔ اور متاثر ہو جاتے ہیں اسلام میں علمی بحث کا پہلا مرجع قرآن ہے۔ قرآن میں ایسی کوئی آیت نہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہو کہ عیسیٰ نہیں مرا۔ (تفسیر الہام الرحمٰن ص ۲۴۰)

دیو بندی مذہب کے امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد بھی کہتے ہیں کہ وفات مسیح کا ذکر خود قرآن میں ہے۔ (ملفوظات آزاد ص ۱۳۰)

دیو بندی شیخ احمد علی لاہوری کا مرزا قادیانی کو سچا نبی تسلیم کرنا

دیو بندی شیخ شبیر احمد عثمانی کے بھتیجے عامر عثمانی نے دیو بندی شیخ التفسیر احمد علی لاہوری کا قول نقل کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی تو اصل میں نبی ہی تھے لیکن میں نے ان کی نبوت کشید کر لی۔

(ماہنامہ تجلی دیوبند جنوری ۱۹۵۷ء ص ۲۱ بحوالہ دیوبندی مذہب ص ۱۴۷)

ابوالکلام آزاد کی مرزا قادیانی سے عقیدت اور اس کے جنازے میں شرکت

دیوبندی امام الہند مولوی ابوالکلام آزاد کو مرزا قادیانی سے حد درجہ عقیدت ومحبت تھی یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کے مرنے پر اس نے تعزیتی شذرہ بھی لکھا۔ اور اس کے جنازے میں بٹالہ تک شرکت بھی کی۔ دیوبندی شورش کاشمیری نے عبدالمجید سالک کی کتاب یاران کہن اپنے ادارہ چٹان سے شائع کی ہے اس میں سالک صاحب لکھتے ہیں کہ انہیں (ابوالکلام آزاد کو) مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض ایسی کتابیں پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ جس میں عیسائیوں اور آریوں کے مقابلے میں اسلام کی حمایت کی گئی تھی۔ یاروں کا مجمع ایک دفعہ تو فیصلہ ہی کر چکا تھا۔ کہ پنجاب جائیں اور مرزا صاحب سے ملیں۔ لیکن اتفاقات زمانہ کی وجہ سے یہ فیصلہ عمل میں نہ آسکا۔ بہر حال مولانا ابوالکلام مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت موعود سے تو کوئی سروکار نہ رکھتے تھے۔ لیکن ان کی غیرت اسلامی اور حمیت دینی کے قدر دان ضرور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ جن دنوں مولانا امرتسر کے اخبار وکیل کی ادارت پر مامور تھے۔ اور مرزا صاحب کا انتقال انہی دنوں ہوا۔ تو مولانا نے مرزا صاحب کی خدمات اسلامی پر ایک شاندار شذرہ لکھا۔ امرتسر سے لاہور آئے۔ اور یہاں سے مرزا صاحب کے جنازے کے ساتھ بٹالہ تک گئے۔ (یاران کہن ص ۲-۴۹ طبع اول چٹان لاہور)

دیوبندی اکابر واصاغر کے اصرار کی وجہ سے شورش کاشمیری نے اس کے دوسرے ایڈیشن میں یہ عبارت مذکورہ نکال دی۔ اسی اثنا میں ضلع رحیم یار خان کے ایک مشہور مصنف نے سالک صاحب سے اس مسئلے پر خط وکتابت کی جو ساری نوازش نامے کتاب مرتبہ سید انیس الحسن شاہ جیلانی کراچی سے شائع ہوگئی سالک صاحب اپنی وضاحت کرتے ہوئے جواب میں لکھتے ہیں کہ میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل حقیقت ہے وکفی باللہ شہیدا ٥ مولانا ابوالکلام آزاد سے بارہا لوگوں نے استفتاء کیا جس کا مقصد یہ تھا کہ وہ مرزا قادیانی کو کافر قرار دیں لیکن انہوں نے ہمیشہ یہی کہا کہ مرزا صاحب کافر نہیں مؤول ضرور ہیں۔۔۔۔۔ میں نے جو کچھ دیکھا (آزاد کی مرزا کے جنازے میں

شرکت) وہ لکھ دیا ہے۔اس کے غلط یا صحیح ہونے کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جواب دہ ہوں یہ باتیں محض آپ کے اطمینان کی غرض سے لکھ دی ہیں تا کہ آپ میرے موقف سے واقف ہو جائیں۔ (نوازش نامے ص ۶-۱۵ طبع کراچی)

دیوبندی اکابر کا اقرار حصول بنوت کے لئے تاریخی اقدامات کرنا

مولوی قاسم نانوتوی نے پہلے میدان صاف کیا کہ حضور اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا ہو جائے تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔اور یہ کہ حضور اکرم ﷺ کو آخری نبی کے معنی میں خاتم النبین ماننا جاہلوں کا خیال ہے۔عقل مندوں کا نہیں (نعوذ باللہ) تخذیر الناس، دوسری جگہ بھی واضح طور پر لکھتے ہیں کہ " خاتم النبیین کے معنی سطحی نظر والوں کے نزدیک تو یہی ہیں کہ زمانہ نبوی ﷺ گزشتہ انبیاء کے زمانے سے آخر کا ہے اوراب کوئی نبی نہیں آئے گا مگر آپ جانتے ہیں کہ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس میں خاتم النبین ﷺ کی نہ تو تعریف (مدح) ہے اور نہ کوئی برائی۔" (انور النجوم ترجمہ قاسم العلوم ص ۹-۷۸) پھر قاسم نانوتوی کے پوتے قاری طیب نے اپنے دادے کی تعلیم کو مزید واضح کیا کہ " ختم نبوت کا یہ معنی لینا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو گیا یہ دنیا کو دھوکہ دینا ہے...... ختم نبوت کے معنی قطع نبوت کے نہیں بلکہ کمال نبوت اور تکمیل نبوت کے ہیں۔" (خطبات حکیم الاسلام ج ۲ ج ۹۴ طبع ملتان)

مزید لکھتے ہیں کہ " حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخش بھی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آیا نبی ہو گیا۔" (آفتاب نبوت ص ۲)

اس پر عامر عثمانی دیوبندی کو تبصرہ کرنا پڑا۔ مہتمم صاحب نے حضور کو نبوت بخش کہا تھا۔مرزا صاحب ضبی تراش کہہ رہے ہیں حرفوں کا فرق ہے معنی کے نہیں۔ (تجلی نقد ونظر نمبر ص ۷۸)

مولانا محمد قاسم صاحب نے حضرت حاجی صاحب سے شکایت کی کہ ذکر پورا نہیں ہوتا۔شروع کرتے ہی قلب پر ثقل ہو جاتا ہے۔زبان بند ہو جاتی ہے۔فرمایا کہ یہ " ثقل وہ ثقل ہے۔جو حضور ﷺ کو وحی کے وقت ہوتا تھا۔آپ پر علوم نبوت فائض ہوتے ہیں...... اور فامض تحقیق ہے۔" (افاضات الیومیہ ج ۴ ص ۸۱)